قیامت

مترجم

ابو فیصل سمیع اللہ

نظر ثانی

مشتاق احمد کریمی

ناشر

مکتب دعوت وتوعیۃ الجالیات، ربوہ، ریاض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا، اور درود وسلام نازل ہو اس ذاتِ گرامی پر جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دانائی اور عقلوں کو جلا بخشی، اور درود وسلام نازل ہو آپ ﷺ کے تمام آل اور آپ کے تمام اصحاب پر اور ان پر جو آپ کے راستے پر چلے اور آپ کی سنت کی وعدے اور بدلے کے دن تک پیروی کی۔ اما بعد:

میرے پیارے بھائی: کیا تم جانتے ہو آخری زیارت کرنے والا کون ہے؟ اور کیا تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری زیارت وملاقات سے کیا چاہتا ہے؟ اور وہ کس چیز کا تم سے طلبگار رہے؟

وہ اس لئے نہیں آیا کہ تمہاری دولت میں اسے کچھ لالچ ہے، یا تمہارے کھانے اور پینے میں شریک ہونے کے لئے، یا کسی قرض کی ادائیگی میں تم سے کچھ مدد طلب کرنے کے لئے، یا کسی کے پاس تمہاری سفارش طلبی کے لئے، یا کسی معاملہ کو نمٹانے کے لئے جس سے وہ عاجز وقاصر ہے۔

تمہارے پاس اس زیارت کرنے والے کا آنا اک محدود مہم اور خاص قضیہ کے تحت ہوا ہے، نہ تو تم اتنی قدرت رکھتے ہو اور نہ ہی تمہارے اہل خانہ اور نہ ہی تمہارے قبیلہ والے بلکہ روئے زمین پر آباد تمام جملہ مخلوقات بھی یہ قدرت نہیں رکھتے کہ اسے تکمیل قضیہ کے بغیر نامراد واپس کردیں۔

پھر تو اے انسان! اگرچہ عالی شان محلوں میں رہنے والا ہے، اور مضبوط قلعے اور فولادی برجوں میں مامون ومحفوظ ہے، اور پہرے داروں اور نگہبانوں کے چہار جانب سے سخت پہرہ ہے۔ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے تیرے پاس اتنی سکت نہیں کہ تو اسے اپنے پاس آنے سے اور تجھ سے ملنے سے اور تجھ سے اس کا حساب برابر چکانے سے روک سکے۔

اسے کوئی ضرورت نہیں ہے جب وہ تمہارے پاس آنا چاہے دروازوں کی اور اجازت طلب کرنے کی ، اور نہ ہی اسے آنے اور حاضر ہونے سے پہلے کسی سابقہ موعد کے لئے کوئی حاجت ہے، بلکہ وہ تمہارے پاس اچانک آجائے گا وقت کوئی بھی ہو اور حالت کیسی بھی ہو، خواہ تمہاری مشغولیت کا عالم ہو یا وقت فراغ ہو، تمہاری صحت کا عالم ہو یا حالت بیماری ہو، تمہاری حالت مالداری ہو یا حالت فقیری ہو، تم حالت سفر میں ہو یا اقامت پذیر ہو۔

یہ زیارت کرنے والا - میرے پیارے بھائی! اس کے پاس ایسا دل نہیں جو گوشہ نرمی رکھتا ہو کہ تمہاری دردمندانہ باتیں اور تمہاری آہ وبکا اس میں کچھ اثر انداز ہو جائے ، یا موقع سے تم چیخو چلاؤ اور اپنے مضبوط وسیلے اور ذرائع کا سہارا لو تا کہ تمہیں کچھ مہلت مل سکے۔

اور اس کے بس میں اتنا بھی نہیں کہ وہ تمہیں پل بھر کے لئے مہلت مہیا کر دے جس میں تم اپنے سابقہ حسابات کو پھر سے دیکھ سکو، اور اپنے بارے میں کچھ سوچ سمجھ سکو۔

وہ تو بس اسی انداز کا ہے کہ: وہ نہ تو کوئی ہدیہ قبول کرتا ہے اور نہ ہی کوئی رشوت لیتا ہے، یہ اس لئے کہ دنیا کی ساری دولت اس کے نزدیک کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتی ، اور یہ تمام چیزیں جس مقصد کیلئے وہ آیا ہے اس کی راہ میں کوئی روڑہ نہیں بن سکتیں۔

وہ تو صرف تیرا ارادہ رکھتا ہے: تیرے سوا کوئی اور چیز نہیں، وہ ارادہ رکھتا ہے تیرا تیرے پورے وجود کے ساتھ، تیرے کسی بعض حصہ کا نہیں، وہ ارادہ رکھتا ہے تیری فنا کا تیری قضا کا۔ وہ ارادہ رکھتا ہے تیری شکست کا اور تیری روح قبض کرنے کا اور تیرے نفس کو ہلاک کرنے کا، اور تیرے بدن کو موت دینے کا۔

بیشک وہ زیارت کرنے والا ملک الموت ہے!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلیٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ﴾ (السجده: ١١)

ترجمہ کہہ دیجئے ! کہ تمہیں موت کا فرشتہ فوت کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے پھر تم سب اپنے پرور دِگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اور رب سبحانہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

﴿حَتّٰی اِذَا جَاءَ اَحَدَكُمُ الْمَوتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَایُفَرِّطُونَ﴾ (الانعام:٦١)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آ پہنچتی ہے، اس کی روح ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔

زندگی کی ریل

میرے عزیز بھائی ! کیا تجھے علم نہیں کہ ملک الموت کی زیارت ایک حتمی چیز ہے، اور ایک پہلے سے مقدر شدہ امر ہے، خواہ تمہاری عمر کتنی لمبی کیوں نہ ہو یا خواہ چھوٹی ہو۔

کیا تمہیں پتہ نہیں کہ ہم سب اس دنیا میں بحیثیت مسافر ہیں، اور قریب ہے کہ مسافر اپنی منزل تک جلد پہنچ جائے اور اپنا کجاوہ اتار دے۔

کیا تجھے پتہ نہیں کہ زندگی کی گاڑی اب ٹھہر جانے کے بالکل قریب آ گئی ہے، اور حیات کی ریل اپنی آخری منزل تک بہت قریب پہنچ چکی ہے۔

بعض صالحین نے میت پر رونے کی آواز سنی، تو گویا ہوئے ! مسافر قوم پر کتنا تعجب ہے کہ وہ اس مسافر پر روتے ہیں جو اپنی منزل تک پہنچ گیا۔

میرے بھائی !

جب سے تمہاری تخلیق وجود میں آئی ہے، تم مسلسل حالت سفر میں ہو۔ اور عنقریب تم بھی ختم ہو جاؤ گے اور سفر بھی عنقریب پورا ہو جائیگا۔

تم کیا کہتے ہو اس حال میں کہ تم موت کی سختیوں میں ہو۔

تم کیا کہتے ہو اس حال میں کہ موت تمہیں آ دبوچ لے۔

تم کیا کہتے ہو اس حال میں کہ تم چارپائی کے اوپر رکھ دیئے گئے ہو۔

اور تمہیں جلدی جلدی منزل کی طرف لے جایا جا رہا ہو۔

تم کیا کہتے ہو اس حال میں کہ تم تربت کے اندر ہو۔

تم کیا کہتے ہو اس حال میں کہ تمہارے اوپر مٹیوں کا بوجھ ہے؟

تم کیا کہتے ہو اس حال میں کہ تم اس جگہ پہنچ چکے ہو، جس پر ہوائیں اور بارشیں اپنا زور دکھاتی ہیں۔

میں تیرے لئے حفاظت کی دعا کرتا ہوں، میرے عزیز بھائی کہ تم ان لوگوں میں سے ہو:

﴿إِذَا تَـوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ﴾ (سوره محمد:٢٧)

ترجمہ: جب کہ فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہوئے ان کے چہروں اور ان کی سرینوں پر ماریں گے۔

یا ان لوگوں کی طرح ہو:

﴿الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِيْ أَنْفُسِهِمْ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ بَلٰىٓ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ☆ فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ﴾ (النحل: ٢٨-٢٩)

ترجمہ: وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں، فرشتے جب ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں اس وقت وہ جھک جاتے ہیں کہ ہم برائی نہیں کرتے تھے۔ کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کرتے تھے۔ پس اب تو ہیشگی کے طور پر تم جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، پس کیا ہی برا ٹھکانہ ہے غرور کرنے والوں کا۔

میرے عزیز بھائی: کیا تجھے معلوم نہیں کہ ملک الموت کا تیری زیارت کرنا تیری عمر کے ختم ہونے کا پیغام ہے، اور تیرے اعمال کا انقطاع ہے اور تیرے اعمال کے صحیفے کا لپیٹ دیا جانا ہے۔

کیا تو جانتا نہیں کہ اس کی زیارت کے بعد تمہارے اندر اتنی استطاعت نہیں کہ کوئی ایک نیکی کر سکو۔ نہ ہی طاقت رکھتے ہو کہ تم دو رکعت نماز پڑھ سکو، اور نہ ہی استطاعت رکھتے ہو کہ کتاب اللہ سے کوئی ایک آیت تلاوت کر سکو۔

اور نہ ہی تمہارے اندر اتنی استطاعت ہوتی ہے کہ تم ایک ہی مرتبہ سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر یا استغفر اللہ کہہ سکو۔

نہ ہی تمہیں اتنی مہلت ملتی ہے کہ تم ایک دن کا روزہ رکھ سکو یا کوئی چیز صدقہ کر سکو خواہ وہ معمولی سی چیز کیوں نہ ہو۔ نہ ہی تمہارے اندر اتنی استطاعت ہے کہ تم حج یا عمرہ ادا کر سکو، اور نہ اتنی فرصت ملتی ہے کہ تم کسی قریبی رشتہ دار کے ساتھ یا پڑوسی کے ساتھ کوئی چھوٹی سے نیکی کر سکو۔

زمانۂ عمل تو گذر گیا اب تو صرف اس کا حساب باقی ہے، اور نیکیوں ولغزشوں پر جزا و سزا کا ملنا ہے۔ فرمان رب العالمین ہے:

﴿حَتّٰی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونَ ☆ لَعَلِّی اَعْمَلُ صَالِحاً فِیْمَا تَرَکْتُ کَلَّا اِنَّهَا کَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَومِ یُبْعَثُونَ﴾ (المومنون: ۹۹–۱۰۰)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے رب مجھے واپس لوٹا دے، کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کرلوں، ہرگز ایسا نہیں ہوگا، یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے، ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے، ان کے دوبارہ جی اٹھنے تک۔

پس اے میرے بھائی! کہاں ہے وہ تیری تیاری ملک الموت سے ملاقات کے لئے؟ کہاں ہے وہ تیری تیاری ان ہولناکیوں کے لئے جو موت کے بعد آنے والی ہیں۔ مثلاً قبر کے اندر، سوال کے وقت...... اور میدان حشر میں جمع ہوتے وقت اور حساب کے وقت...... اور میزان یعنی ترازو پر اعمال نامے تولے جانے کے وقت...... اور اللہ جبار وقہار جلّ وعلا کے سامنے وقوف وپیشی کے وقت؟

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ: نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: تم میں سے کوئی شخص نہیں، مگر بروز قیامت اللہ تعالیٰ ضرور اس سے کلام فرمائے گا، اور اس وقت اللہ تعالیٰ کے درمیان اور بندہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا، چنانچہ وہ داہنی طرف نظر ڈالے گا تو سوائے اس چیز کے جو اس نے پہلے بھیج رکھی ہے کچھ نہیں دیکھے گا۔ اور اپنی بائیں جانب نظر ڈالے گا تو ان برائیوں کے سوا کچھ نہیں دیکھے گا جو اس نے بھیج رکھی ہیں، اور اپنے سامنے نظر ڈالے گا تو اس آگ کے سوا کچھ نہیں دیکھے گا جو اس کے چہرے کے سامنے ہوگی۔ پس اے لوگو! تم آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ اور اگرچہ کوئی بھلی بات کے ذریعہ۔ (متفق علیہ)

میرے بھائی!

کب تک ٹال مٹول اور غفلت وسستی میں پڑے رہو گے؟

اور حال یہ ہے کہ موت روحوں کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔
اگر ہم پتھر ہوتے تو ضرور نصیحت پکڑتے،
لیکن ہم تو پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں۔
موت ہمیں ہر وقت آواز دیتی ہے،
لیکن ہم منادی کی آواز پر کان نہیں دھرتے۔
نفسوں کی سانس کم ہوتی جارہی ہے،
لیکن گناہ ہر پل بڑھتے جارہے ہیں۔
جب کھیتی پر پیلا پن چھا جائے،
تو اس کا علاج کاٹنے کے سوا کچھ بھی نہیں۔

آخری زائر

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''عدۃ الصابرین'' میں یزید بن میسرہ رحمہ اللہ سے ایک واقعہ نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: گذرے ہوئے زمانہ میں ایک شخص تھا، جس نے ایک موٹی دولت کمائی تو اسے بہت سنبھال کر رکھا، پھر ایک دن وہ اپنے آپ سے مخاطب ہوا جبکہ اس کے پاس اس کے سبھی اہل خانہ موجود تھے، وہ گویا ہوا: اب تو سالوں اسی دولت سے عیش کروں گا! تو اس کے پاس ملک الموت ایک مسکین کی صورت میں تشریف لایا اور دروازہ کھٹکھٹایا، گھر والے آواز سن کر جلدی سے اس کی طرف نکل آئے، تو اس نے کہا! گھر کے مالک کو میرے پاس بلا کر لاؤ! تو گھر والوں نے جواب دیا! تجھ جیسے مسکین کے پاس ہمارا آقا تشریف لائے! پھر وہ کچھ پل کے لئے چلا گیا اور دوبارہ لوٹ کر آیا اور دروازہ کو دستک دیا، اور پہلے جیسا سوال پھر دہرایا اور کہا کہ! اسے بتاؤ کہ میں ملک الموت ہوں، تو جب ان کے مالک نے

یہ بات سنی تو گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور گویا ہوا، گھر والو! اس سے نرمی سے بات کرو، تو گھر والوں نے کہا: ہمارے سردار کے سوا اور کسی کو تو نہیں چاہتا اللہ تعالیٰ کی تجھ پر برکت نازل ہو؟

ملک الموت نے جواب دیا، نہیں! اور پھر اس کے پاس جا پہنچا اور کہا: اٹھ کھڑا ہو اور تجھے جو وصیت کرنی ہے وہ وصیت کردے، اس سے پہلے کہ میں یہاں سے نکلوں تیری روح ضرور قبض کروں گا، یہ سننا تھا کہ اس کے تمام گھر والے چیخ پڑے اور آہ وبکا کرنے لگے، پھر سردار گویا ہوا: تمام صندوق کو کھول دو اور مال ودولت کی تمام تجوریاں کھول دو، تو گھر والوں نے سب خزانے کے دروازے کھول دیئے، اس کے بعد سردار مال کی جانب متوجہ ہوا، اور اسے لعن طعن اور سب وشتم کرنے لگا، تو مال ہونے کی وجہ سے لعنت کیا گیا، تو ہی وہ چیز ہے کہ تو نے مجھے میرے رب سے بھلوا دیا، اور اپنی آخرت کیلئے کوئی نیک عمل کرنے سے تو نے مجھے غفلت میں رکھا۔ یہاں تک کہ اب میری موت آ پہنچی۔

مال نے زبان کھولی اور گویا ہوا:

مجھے تو گالی مت دے، کیا تو لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل نہیں تھا تو میں نے تجھے مقام وعزت عطا کی۔

کیا تیرے اوپر میرے وجود کا اثر وظہور نہیں ہے؟ کیا تو بادشاہوں اور سرداروں کی مجالس میں حاضر نہیں ہوتا تھا تو تجھے باریابی کی سعادت نصیب ہوتی تھی۔ اور جب اللہ کے نیک بندے ان کی مجالس میں جاتے تو انہیں ان کے پاس باریابی کا موقع نہیں ملتا۔ کیا ایسا نہیں تھا کہ جب تو بادشاہوں اور سرداروں کی بیٹیوں کو پیغام نکاح دیتا تو تیری شادی ان سے کی جاتی، اور جب اللہ کے نیک بندے پیغام نکاح دیتے تو ان کی شادیاں ان سے نہیں کی جاتیں۔

کیا تم مجھے برائی کی راہوں میں خرچ نہیں کرتا تھا تو میں اس وقت تیری نافرمانی نہیں کرتا

تھا؟ اور اگر تو مجھے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا تو میں تب بھی تیری نافرمانی نہیں کرتا۔ لہٰذا تو آج مجھ سے کہیں بڑھ کر قابل ملامت ہے، اے ابن آدم! تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ میری اور تیری تخلیق مٹی سے ہوئی ہے لہٰذا بھلائی کرو گے تو بھلا ہوگا اور برائی کرو گے تو برا ہوگا۔ یہی مال کا جواب ہوتا ہے، لہٰذا اے لوگو! مال سے ہوشیار ہو جاؤ اور اللہ سے ڈرو!

پس اے میرے پیارے بھائی! اپنی تنہائی میں اپنے نفس کا محاسبہ کرو! اور اپنی مدت حیات کے تیزی سے ختم ہو جانے کے بارے میں غور کرو، اور محنت و دلجمعی سے اپنے زمانۂ فراغ میں بہترین کام کرو اپنی ضرورت وحاجت اور شدت کے لمحات کے لئے۔ اور کسی کام کو کرنے سے پہلے خوب سوچ لو جو تمہارے نامۂ اعمال میں لکھا جانے والا ہے ذرا سوچو کہ وہ مال ودولت کہاں ہے جسے تو نے پائی پائی کر کے جمع کیا ہے؟ کیا یہ دولت تمہیں بلاؤں اور ہولناکیوں سے نجات دینے والی ہے۔

کبھی بھی نہیں! ہرگز نہیں! بلکہ یہ تو تم ایسے لوگوں کے پاس چھوڑ کے جا رہے ہو جو کبھی بھی تمہاری ستائش نہیں کرنے والے ہیں، اور گناہوں کا بوجھ تم ایسی ذات کے سامنے لیکر حاضر ہو رہے ہو جو تمہارا عذر لنگ کبھی بھی سننے والا نہیں ہے۔

اے میرے بھائی تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جن کے بارے میں یوں کہا گیا ہے:

موت ہر پل اس کے انتظار و گھات میں لگی ہوئی ہے،
اور وہ ہمیشہ گھر کو خوشنما، مضبوط اور حسین بنانے میں لگا ہوا ہے۔
اور یہ مبنی برحقیقت ہے کہ گھر ایک دن بوسیدہ و پرانا ہو جائے گا،
لیکن اس کے اعمال اس شخص کے اعمال کی طرح ہیں جو غیر یقینی ہیں۔
مشاہدات ہیں انکار کی طرح اور اس کا علم اپنے جانے کی جگہ کے

بارے میں جو کہ قطعی یقینی چیز ہے جہل کی طرح سے ہے۔

آخری زائر کا استقبال کیسے کریں؟

میرے عزیز بھائی: آخری زائر کا استقبال اس طریقہ پر کرو:

۱- ایمان رکھتے ہوئے، اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر، اور آخرت کے دن پر اور تقدیر پر اس کی اچھائی اور برائی کے ساتھ۔

۲- پابندی کرتے ہوئے پانچوں نمازوں کی ان کے اوقات اولیٰ اور باجماعت مسلمانوں کے ساتھ مساجد کے اندر جن میں خشوع کو مقام اولیت حاصل ہو اور ساتھ ہی ساتھ ان کے معانی ومطالب میں غور وفکر ہو۔ البتہ عورت کی نماز اس کے گھر میں زیادہ افضل و بہتر ہے۔

۳- زکوٰۃ نکال کر کے: یعنی واجبی زکوٰۃ کو ان کے اوقات صحیحہ میں ان کے صحیح پیمانہ کے ساتھ اور اس کے شرعی اوصاف کے ساتھ نکال کر کے استقبال کرو۔

۴- رمضان کا روزہ رکھ کر کے: یعنی قطعی ایمان اور خالص ثواب کی نیت کے ساتھ۔

۵- حج مبرور کے ساتھ: پس حج مبرور کا صلہ تو بس جنت ہی ہے۔

اور رمضان کا عمرہ نبی ﷺ کے ساتھ حج کرنے کی طرح ہے۔

۶- نوافل کی ادائیگی کر کے: نوافل یعنی جو فرائض کے علاوہ ہوتے ہیں خواہ وہ فرض نمازیں ہوں یا فرض زکوٰۃ ہو یا فرض روزہ ہوں یا فرض حج ہو، اللہ تعالیٰ کا حدیث قدسی میں فرمان ہے: اور برابر میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میری قربت اپنا تا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے پسند کرنے لگتا ہوں۔

۷- پہلی فرصت میں توبہ کی طرف سبقت کر کے: یعنی ہر معاصی اور تمام منکرات سے جلد سے جلد توبۂ نصوح کرو یعنی ان کی جانب پھر نہ لوٹنے کا عزم کرو۔ اور اپنے تمام اوقات کو کثرتِ

استغفار اور ذکر الٰہی و دیگر طاعات میں مصروف رکھنے کا عزم مصمم کرلو۔

٨- اللہ تعالیٰ کے لئے مکمل اخلاص کا ثبوت دے کر: اور ہر چیز میں ریا ونمود کو کلیۃً ترک کردو۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ﴾ (البينة: ٥)

ترجمہ: انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں ابراہیم حنیف کے دین پر۔ (البینہ: ۵)

٩- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کا رشتہ قائم کر کے: اور اس کی تکمیل بغیر اتباع نبی محمد ﷺ کے ممکن نہیں، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ (آل عمران: ٣١)

ترجمہ: کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔ آل عمران: ۳۱)

١٠ - اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لئے بغض اور اللہ تعالیٰ کے لئے دوستی اور اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت رکھ کر۔ چنانچہ یہ وہ عقیدہ ہے جو مومنوں سے محبت کا تقاضا کرتا ہے خواہ وہ کتنی دوری پر ہوں اور کفار سے بغض کا تقاضا کرتا ہے خواہ وہ کتنے قریبی ہی کیوں نہ ہوں۔

بقول شاعر:

اللہ کے لئے ہر محبت باقی رہتی ہے

دونوں حالتوں میں خوشحالی ہو یا تنگی۔

اور ہر محبت اس چیز کے لئے جو اللہ کے سوا ہو،

پس وہ خاردار نوکیلے پودے کی طرح ہے جو آگ کی لپیٹ میں ہو۔

۱۱- رب ذوالجلال سے خوف، اور نازل شدہ شریعت پر عمل، اور قلت رزق پر رضامند اور کوچ کے دن (قیامت) کے لئے تیاری کر کے، اور یہی اصل وحقیقت تقویٰ ہے۔

۱۲- بلاؤں کے وقت صبر اور خوشحالی کے لمحات میں شکر گذار اور ظاہر و باطن دو حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی نگرانی کا تصور کر کے۔

۱۳- اللہ عزوجل پر حُسن توکل رکھ کر، اس لئے کہ فرمان رب کریم ہے:

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (المائدہ: ۲۳)

ترجمہ: اور اگر تم مومن ہو تو تمہیں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔

۱۴- نفع بخش علم کو طلب کرنے، اسے پھیلانے اور عام کرنے میں کوشش وتگ ودو کر کے، اسلئے کہ فرمان رب العالمین ہے:

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ (المجادله: ۱۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیئے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا۔

اور فرمان رب کریم ہے:

﴿لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهٗ﴾ (آل عمران: ۱۸۷)

ترجمہ: کہ تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں۔

۱۵- قرآن مجید کی تعظیم کرکے: کہ اسے خود سیکھو اور پھر سکھلاؤ، اس کے حدود اور احکام کی حفاظت کرو اور اس کے حلال وحرام کو سیکھو۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے:

"خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ" (رواه البخاری:

ترجمہ: تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھلائے۔

۱۶- اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرکے، اس کی راہ میں سرحدوں پر پہرہ دے کر، اور دشمن کے مقابلے میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرکے اور گھمسان کی لڑائی میں دلیری کے ساتھ بغیر پیٹھ پھیرے مقابلہ کرکے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

" فَلَا تَتَمَنَّوُا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السَّيُوفِ" (متفق عليه)

ترجمہ: دشمن سے مڈبھیڑ کی آرزو کبھی نہ کرو! اور اللہ سے ہمیشہ عاقبت کا سوال کرو! لیکن اگر دشمن سے تمہارا آمنا سامنا ہو جائے تو پھر صبر سے کام لو اور ثابت قدم رہو، اور یاد رکھو بیشک جنت تلواروں کے سایہ تلے ہے۔ (متفق علیہ)

۱۷- زبان کی حفاظت کرکے: محرمات سے زبان کو بچا کر جیسے جھوٹ اور غیبت، وچغلخوری وگالی گلوچ اور لعن طعن اور فحش وخراب باتیں اور گانے وغیرہ سے: نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

" مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَومِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْراً اَو لِيَصْمُتْ "

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ اچھی و بھلی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔ (متفق علیہ)

۱۸- عہد و پیمان کو نبھا کرکے: اور امانتوں کو ان کے اصحاب تک صحیح ڈھنگ سے پہنچا کرکے، اور خیانت وغداری کو چھوڑ کرکے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾ (المائدہ: ۱)

ترجمہ: تم عہد و پیمان پورے کرو۔

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿فَلْيُؤَدِّالَّذِیْ اؤْتُمِنَ اَمَا نَتَهٗ﴾ (البقرہ: ۲۸۳)

ترجمہ: تو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کردے۔

۱۹- زنا کو چھوڑ کر کے: اور اسی طرح سے شراب نوشی سے باز آ کر اور جن نفسوں کا خون کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے انہیں قتل نہ کر کے، ہاں مگر حق کیساتھ، اور ظلم وچوری سے باز آ کر اور حرام طریقہ سے لوگوں کا مال نہ کھا کر اور سود کا مال کھانے سے اجتناب کر کے، اور شرعی طریقہ سے جس چیز پر حق نہیں پہنچتا ہے اس کے کھانے سے کلیۃً بچکر۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ (الاعراف: ۳۳)

ترجمہ: آپ ﷺ فرما دیجئے کہ البتہ میرے رب نے ہی حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں۔

۲۰- کھانے اور پینے کی چیزوں میں فضول خرچی سے اجتناب اور پرہیزگاری کو لازم پکڑ کے، اور کھانے و پینے کی جو چیزیں حلال نہیں ہیں ان سے کلیۃً اجتناب کر کے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ﴾ (المائدہ: ۳)

ترجمہ: تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا

دوسرے کا نام پکارا گیا ہو، اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں، اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو۔

۲۱- والدین کے ساتھ حسن سلوک کر کے: اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کر کے اور مسلمان برادران کی زیارت کر کے، اور ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کر کے اور نزدیک و دور کے بھائیوں کے ساتھ اچھائی کا برتاؤ کر کے: نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

" مَنْ كَانَ فِىْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِى حَاجَتِهٖ ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةٌ مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوم الْقِيَامَةِ " (متفق عليه)

ترجمہ: جو شخص اپنے کسی بھائی کی ضرورت میں ہاتھ بٹاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت میں کام آتا ہے، اور جس نے کسی مومن سے دنیا کی پریشانیوں میں سے کسی پریشانی کو دور کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی دن کی پریشانیوں میں سے پریشانی کو دور فرمائے گا۔ (متفق علیہ)

۲۲- مریضوں کی مزاج پُرسی کر کے: اور قبروں کی زیارت کر کے اور جنازوں کا قبر تک ساتھ دے کر، یہ مذکورہ بالا چیزیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں اور دنیا کی رغبت دلوں میں کم کرتی ہیں۔

۲۳- حرام لباس وحرام چیزیں اور لباس فاخرہ کو ترک کر کے: جیسے کہ ریشم کے کپڑے اور سونے کے زیورات اور ٹخنے سے نیچے لٹکتے ہوئے لباس مردوں کے لئے یا ان برتنوں کا استعمال جو کھانے پینے کے لئے سونے اور چاندی کے بنائے گئے ہیں۔ یہ ساری کی ساری چیزیں حرام

ہیں۔

۲۴-شرعی پردہ کرکے جو مکمل طور پر چھپانے والا ہو: عورتوں کا پردہ کو لازم پکڑنا جو جسم کی ساخت کو عیاں نہ کرے اور نہ ہی بدن کا حصہ بے پردہ لگے، اور نہ ہی اپنی طرف دعوت نظّارہ دے اور نہ فتنہ کا سبب بنے۔ اور کافر عورتوں کی مشابہت ان کے لباس میں اپنانے سے اجتناب کرنا کہ ان کے لباس صرف فتنے برپا کرنے اور خواہشوں کو بھڑکانے اور شہوتوں کو ابھارنے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔

۲۵-خرچ کرنے میں میانہ روی اپنا کر اور نعمت الٰہی کی قدر وحفاظت کرکے، اور فضول خرچی کو ترک کرکے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيراً﴾ (اسراء: ٢٦)

ترجمہ اور اسراف اور بیجا خرچ سے بچو۔

" وَنَهى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ" (متفق عليه)

ترجمہ: اور نبی کریم ﷺ نے مال کو ضائع اور برباد کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۶- خیانت کرنا چھوڑ کر اور حسد وعداوت ، آپسی بغض اور ناحق مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی عزتوں کے پیچھے نہ پڑ کرکے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

" اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ ، التَّقْوىٰ هَاهُنَا وَيُشِيْرُ اِلىٰ صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ" (رواه مسلم)

ترجمہ: ایک مسلم دوسرے مسلم کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہ کرے، اور نہ اسے رسوا

کرے، اور نہ اسے حقیر سمجھے، ہر ایک مسلم دوسرے مسلم پر حرام ہے اس کا خون اور اس کا مال اور اس کی عزت۔ (یہ مسلم کی روایت ہے)

۲۷- نیکیوں کا حکم دے کر اور منکرات سے روک کر: اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے کر طریقۂ حکمت پر چلتے ہوئے اور دل کش نصیحتوں کے ذریعہ۔

۲۸- لوگوں کے درمیان عدل وانصاف کر کے اور نیکی وتقویٰ پر تعاون کر کے: اس لئے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَو كَانَ ذَا قُرْبىٰ﴾ (الانعام: ۱۵۲)

ترجمہ: اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو۔

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَىَ الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدہ: ۲)

ترجمہ: اور نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے سے امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو۔

۲۹- اخلاق کریمانہ کو اپنے اوپر لازم پکڑ کے: جیسے تواضع یعنی خاکساری اور رحم دلی وبُردباری اور شرم وحیا اور اپنا پہلو نرم کر کے، اور غصہ وغضب کو پی کر کے، اور جود وسخا کو اپنا کر کے اور تکبر وغرور اور فتنہ پروری اور گھمنڈ وغیرہ کو ترک کر کے۔

۳۰- خوش اسلوبی کیساتھ بہترین طریقہ اپناتے ہوئے بیویوں اور اولاد کے حقوق کو ادا کر کے اور ان سے متعلق ان کے دینی امور جنہیں ان کو جاننا ضروری ہے وہ تعلیم دے کر کے۔ اللہ تعالیٰ فرمان ہے:

﴿قُوا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ (التحريم:٦)

ترجمہ: تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر۔

۳۱- سلام کا جواب دیکر اور خود بھی سلام میں پہل کر کے اور چھینکنے والے کا جواب دے کر اور مہمان اور پڑوسی کی عزت وتکریم کر کے، اور جس قدر استطاعت ہو گنہگاروں کے گناہوں کی پردہ پوشی کر کے۔ فرمان نبی اکرم ﷺ ہے:

"مَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ يَومَ الْقِيَامَةِ" (متفق عليه)

ترجمہ: جس نے کسی مسلم کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیگا۔

۳۲- دنیا سے بے رغبتی کر کے اور موت کے آنے سے پہلے دنیا کی لالچ برائے نام رکھتے ہوئے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَاِنَّ اللّٰه مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ مَّا تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِى النِّسَاءِ" (رواه مسلم)

ترجمہ: یقیناً دنیا بڑی میٹھی (دیدہ زیب) اور بڑی ہری بھری (پررونق) ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اسی دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے، اس طرح یہ دیکھنے والا ہے کہ تم اس میں کیا کرتے ہو۔ لہٰذا تم دنیا سے بچو اور عورتوں کے فتنوں سے بچو۔ کیونکہ پہلا فتنہ جو بنی اسرائیل میں واقع ہوا وہ عورتوں کا تھا۔ (یہ مسلم کی روایت ہے)

۳۳- عزت وناموس پر غیرت مندی کا اظہار کر کے: اور راستوں میں محرمات پر نگاہ

ڈالنے سے نظر کو بچاتے اور پست کرتے ہوئے گذر کر یا ٹیلیویژن اور ڈشوں کے پردوں پر نمودار محرم تصویروں سے گریز کرتے ہوئے۔

۳۴- لہو ولعب اور لغویات سے اعراض کرتے ہوئے اور معاملات میں سے اچھی اور بہترین چیزوں کو لے کر اور ردّی اور بری چیزوں کو چھوڑ کر کے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاِذَ سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوا عَنْهُ﴾ (القصص: ۵۵)

ترجمہ: اور جب بیہودہ بات کان میں پڑتی ہے تو اس سے کنارہ کر لیتے ہیں۔

۳۵- اصحاب النبی ﷺ سے محبت کر کے: اور جو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بغض رکھے یا انہیں گالی گلوچ بکتے ہیں ان سے براءت کا اظہار کر کے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ" (رواه الطبرانی وحسنه الالبانی)

ترجمہ: جس نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو گالی دی اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

۳۶- لوگوں کے بیچ اصلاح کر کے، اور دو بڑے جھگڑنے والوں کے معاملات میں قربت و یگانگت پیدا کر کے تاکہ جدائی اور فرقت کی آگ آگے نہ بڑھ پائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ﴾ (الحجرات: ۱۰)

ترجمہ: یاد رکھو مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو۔

۳۷- کاہنوں، نجومیوں، جادوگروں، اور جیوتشیوں وغیرہ کے پاس جانا ترک کر کے: نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"مَنْ اَتىٰ كَاهِناً اَوْ عَرَّافاً فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ

عَلىٰ مُحَمَّدٍ ﷺ " (رواه احمد وابوداود والترمذی)

ترجمہ: جوشخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس آئے اور وہ جو کچھ کہتا ہے اس کی باتوں کی تصدیق کرے، تو حقیقت میں اس نے محمد ﷺ پر جو شریعت نازل کی گئی ہے اس سے اس نے کفر کرلیا۔ (یہ روایت احمد، ابوداود اور ترمذی میں ہے)

۳۸- بیوی کا اپنے شوہر کی اطاعت کرکے، اور اس کے مال اور اس کی اولاد اور اسکے خوابگاہ کی حفاظت کرکے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ خَمْسَهَا ،وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ زَوْجَهَا ، قِيْلَ لَهَا اُدْخُلِى الْجَنَّةَ مِنْ اَىِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ" (رواه ابن ماجه وصححه الالبانی)

ترجمہ: جب عورت پانچوں نمازیں باقاعدگی سے پڑھے، اور ماہ رمضان کا روزہ رکھے، اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے، اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے، تو اس سے کہا جائے گا کہ تو جنت کے دروازہ میں سے جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہوجا۔ (یہ روایت ابن حبان نے کی ہے اور البانی نے اسے صحیح کہا ہے)۔

۳۹- دین کے اندر بدعت کے رواج کو ترک کرکے، یا باطل اور گمراہی کی طرف دعوت کو ترک کرکے۔ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی بناء پر:

"مَنْ اَحْدَثَ فِىْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ" (متفق عليه)

ترجمہ: جس نے ہمارے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو دین میں سے نہیں ہے وہ چیز مردود ہے۔ (یہ بخاری ومسلم کی روایت ہے)

۴۰- عورتوں کا اپنے بالوں کے ساتھ دوسرے بالوں کو جوڑنا ترک کرکے، اور گودنا

گودوانے اوربھنوؤں کے بال اکھاڑنے اور دانتوں کے درمیان فاصلہ ودراڑکروانے اور دانتوں کوتیزاور باریک کروانے کوترک کرکے۔

نبی کریمﷺ کا فرمان ہے:

" لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوشِمَةَ " (متفق علیه)

ترجمہ: اللہ کی لعنت ہو بال جوڑنے والی پراورگودنا گودنے والی اور گودنا گودوانے والی پر۔ (یہ بخاری ومسلم کی روایت ہے)

دوسری حدیث میں ہے:

" عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ" (رواه مسلم)

ترجمہ: اللہ کی لعنت ہو گودنا گودنے والیوں پراور گودنا گودوانے والیوں پراوربھنویں کے روئیں اور بال اکھاڑنے والیوں پراوربھنویں کے بال اکھڑوانے والیوں پراور دانتوں کے درمیان حسن وخوبصورتی کے لئے فاصلہ کروانے والیوں پر، جواللہ کی تخلیق کو بدلنے والیاں ہیں۔(یہ مسلم کی روایت ہے)

۴۱-**مسلمانوں کی جاسوسی ترک کرکے**، اوران کے بھیدوں اوررازوں کوفاش کرنے سے بازآکرکےاورانہیں تکلیف پہنچانے سے دوررہ کرکے۔

نبی کریمﷺ کا فرمان ہے:

" يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلىٰ قَلْبِهٖ ، لَاتُؤْذُوا

الْمُسْلِمِيْنَ، وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَورَاتِهِمْ ، فَإِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَورَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰه عَورَتَهٗ، وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَورَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَو فِيْ جَوفِ رَحْلِهٖ"

(رواه الترمذی وصححه الألبانی)

ترجمہ: اے جماعت ان لوگوں کی جو ایمان لائے ہو اپنی زبان سے اور ایمان اس کے قلب تک نہیں پہنچا ہے، تم نہ تکلیف دو مسلمانوں کو اور نہ ہی انہیں عار دلاؤ کسی چیز پر، اور نہ ہی ان کے رازوں کے پیچھے پڑو، اس لئے کہ جو شخص اپنے مسلم بھائی کے راز کے پیچھے پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے راز کے پیچھے لگ جائے گا۔ اور جس کے راز کے پیچھے اللہ لگ جائے گا اسے رسوا و ذلیل کر دے گا اگر چہ وہ اپنی سواری یا کجاوہ کے پیٹ میں ہو۔ (یہ روایت ترمذی کی ہے اور اسے البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے)

قیامت کے دن کی ہونا کیاں

از شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

اے لوگو! تم اللہ تعالٰی سے ڈرو ! اور تم فکر کرو اپنی دنیا و آخرت کے بارے میں، اپنی زندگی اور موت کے بارے میں، اپنے دور حاضر اور مستقبل کے بارے میں، فکر کرو تم اس دنیا کے اندر ان کے بارے میں جو سابقین اولین میں سے تھے جو گزر گئے اور ان کے ساتھ دیگر دوسرے بھی قصہ پارینہ بن گئے، ان گزرے ہوئے لوگوں کے اندر عبرت پکڑنے والوں کے لئے سچی عبرت ہے، اس دنیا میں وہ لمبی عمریں دیئے گئے تو انہوں نے اسے آباد کیا، اور وہ لوگ ہم سے کہیں زیادہ دولت مند اور اولاد والے تھے اور ہم سے کہیں زیادہ قوت اور تعمیر مکانات والے تھے، تو ایام زمانہ نے انہیں ایسا مٹایا جیسے کبھی ان کا یہاں وجود تھا ہی نہیں اور وہ صرف سابقہ خبروں کا ایک حصہ بن کر رہ گئے۔ اور حالت تمہاری بھی وہی ہے کہ جس ڈگر پر وہ چلے تھے تم بھی اس پر چل رہے ہو اور جہاں وہ پہنچے وہیں تم بھی جانے والے ہو، عنقریب تم بھی اس دنیا سے مختصر قیام کے بعد کوچ کر کے قبر کی منزل پہ پہنچنے والے ہو اور اپنے اہل وعیال میں خوشیوں کے ساتھ اکٹھا رہنے کے بعد عنقریب اس قبر میں تنہا ہو جانے والے ہو، عنقریب تم بھی اپنے عملوں کے ساتھ تنہا ہو جانے والے ہو، اگر عمل اچھا تھا تو معاملہ بھی اچھا ہوگا، اگر عمل برا ہوگا تو معاملہ بھی برا ہوگا، اور یہ خیر وشر کا برتاؤ قبر میں قیامت برپا ہونے تک ہوتا رہے گا، اور جس گھڑی صور پھونکا جائیگا، تمام لوگ اپنی اپنی قبروں سے اٹھ کر رب العالمین کے سامنے حاضر ہونگے، ننگے پاؤں ہونگے جن میں جوتیاں نہ ہونگی، اور ننگے بدن ہونگے جن میں کپڑے نہ ہونگے، اور غیر مختون ہونگے یعنی بغیر ختنہ کے حالت میں ہونگے۔

نبی کریم ﷺ نے جب یہ حدیث بیان فرمائی تو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

نے گھبرا کر فرمایا: اے اللہ کے رسولﷺ ! ساری کائنات انسانی مردوزن سب ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے ہونگے (اشارہ تھا کہ سب ایک دوسرے کی شرمگاہوں پرنظر ڈالیں گے) تو آپﷺ نے ارشادفرمایا: ایک دوسرے کی جانب دیکھنے سے کہیں زیادہ شدیدترین قیامت کی ہولنا کی کا منظر ہوگا، مردوں کا عورتوں کی جانب یا عورتوں کا مردوں کی جانب دیکھنے سے کہیں زیادہ بڑھ کرلرزاں براندام کردینے والا منظر منظر قیامت ہوگا، کسی ماں کا اپنے بچہ کے بارے میں یا بیٹا کا اپنے باپ کے بارے میں سوال کرنے سے کہیں بڑھ کر خوفناک منظر منظرِ قیامت ہوگا۔

آیت کریمہ ﴿ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلاَ أَنسَابَ بَيۡنَهُم يَومَئِذٍ وَلاَ يَتَسَاءَ لُونَ ﴾ (المؤمنون: ۱۰۱) ''پس جب کہ صور پھونک دیا جائے گا اس دن نہ تو آپس کے رشتے رہیں گے نہ آپس کی پوچھ گچھ''۔

دوسری آیت کریمہ: ﴿إِنَّ زَلۡزَلَةَ السَّاعَةِ شَيۡءٌ عَظِيمٌ، يَومَ يَرَونَهَا تَذۡهَلُ كُلُّ مُرۡضِعَةٍ عَمَّا اَرۡضَعَت وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَملٍ حَملَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ﴾ (الحج: ۱تا۲) ''بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے، جس دن تم اسے دیکھ لوگے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے حالانکہ درحقیقت وہ متوالے نہ ہونگے، لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے''۔

اس دن دلوں پر گھبراہٹ طاری ہوگی اور نگاہیں پست وخیرہ ہونگی اور اس دن تمام رجسٹر پھیلا دیئے جائیں گے یعنی وہ بندوں کے اعمال نامے ہونگے، تو مومن بندہ اپنا اعمال نامہ اپنے داہنے ہاتھ میں لے گا اور کافر اپنا اعمال نامہ اپنی پیٹھ کے پیچھے سے اپنے بائیں ہاتھ میں لے گا۔

پس ایسا شخص جس کو اپنی کتاب اپنے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ نہایت خوشی ومسرت میں مگن ہوکر کہے گا: لوگو! لو یہ میرا نامۂ اعمال پڑھو، مگر وہ شخص جس کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی تو وہ بڑی حسرت وغم کی حالت میں کہے گا: اے کاش! میں اپنا نامہ اعمال نہ دیا گیا ہوتا، اور وہ اپنی ہلاکت وتباہی کو بلائے گا، اوراس دن کئی ترازوئیں رکھی جائیں گی جن میں بندوں کے اعمال انصاف کے ساتھ تولے جائیں گے۔ پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی اسے اپنے سامنے دیکھے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی اسے بھی اپنے سامنے دیکھے گا۔

ارشاد رب العالمین ہے: ﴿ **وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ** ﴾ (سورۃ الأنبیاء: ۴۷) ''قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو کو، پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا، اور اگر ایک رائی کے دانہ کے برابر عمل ہوگا ہم اسے لا حاضر کریں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے''۔

اس دن انسانوں کی بھیڑ موجوں کی طرح سے دوسری انسانی بھیڑ میں مدہوشی کے عالم میں گھسیں گی، کرب وغم ان کی طاقت سے زیادہ انہیں لاحق ہوگا، ایسے عالم میں لوگ کہیں گے: ایسے انسان کو تلاشو جو تمہارے رب کے پاس تم لوگوں کی سفارش کرے۔ چنانچہ وہ لوگ پہلے آدم، پھر نوح، پھر ابراہیم، پھر موسیٰ علیہم السلام کے پاس ترتیب وار حاضر ہونگے اور یہ تمام عظیم المرتبت رسول اپنا اپنا عذر پیش کردیں گے، تو پھر لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہونگے تو وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں بلکہ تم لوگ محمد ﷺ کے پاس جو اللہ کا بندہ اور رسول ہیں جن کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے گئے ہیں، تو لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر

ہوں گے اور آپ ﷺ اپنے رب عزوجل سے اجازت طلب کریں گے اور اللہ کے لئے سجدہ میں گر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ پر ایسے محامد اور اچھی ثناوتعریف کے دروازے کھول دے گا کہ اس سے پہلے یہ محامد اور حسن ثناء کسی کے لئے کبھی نہیں کھولے گئے، تو آپ ﷺ حالت سجدہ میں اللہ کی مشیت کے مطابق اللہ کی حمد وثنا، بزرگی و بڑائی بیان کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ گویا ہوگا: اے محمد! اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، اور مانگو تم دیئے جاؤ گے۔

اور اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بیچ فیصلہ اور حساب کے لئے نزول فرمائے گا۔ اسی عالم میں اللہ عزوجل اپنے ایک بندہ مومن کے ساتھ تخلیہ میں ہوگا اور اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا۔ پھر اس بندہ سے کلام کرے گا اس حال میں کہ اللہ اور بندہ کے بیچ میں کوئی ترجمان نہ ہوگا، تو اللہ تعالیٰ اسے ان گناہوں کے بارے میں خبر دے گا جنہیں اس بندہ نے دنیا میں کیا تھا، یہانتک کہ یہ بندہ ان گناہوں کا اقرار واعتراف کرلے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس بندہ پر اپنے فضل وکرم کا اظہار فرمائے گا اور کہے گا: میں نے ان گناہوں کو تیرے اوپر دنیا میں پردہ ڈال رکھا تھا، اور آج کے دن ان گناہوں کو تیرے لئے معاف کرتا ہوں۔

اور اس دن میدان حشر میں ہمارے نبی محمد ﷺ کے لئے حوض مورود ہوگا، جس کا پانی دودھ سے کہیں زیادہ سفید اور شہد سے کہیں زیادہ میٹھا اور مشک سے کہیں زیادہ خوشبودار ہوگا۔ اس حوض کی لمبائی ایک مہینہ اور چوڑائی ایک مہینہ کی مسافت کی ہوگی۔ اور اس کے پیالے آسمان کے تاروں کی مانند بے شمار اور چمکدار ہونگے۔ اس حوض پر صرف آپ ﷺ پر ایمان لانے والے اور آپ کی سنت کی اتباع کرنے والے ہی حاضر ہوں گے۔ جس نے ایک مرتبہ اس حوض سے جام نوش کرلیا تو پھر وہ کبھی بھی پیاس محسوس نہیں کرے گا۔

اس حوض پر سب سے پہلے حاضر ہونے والے فقراء مہاجرین ہوں گے۔

اس دن سورج تمام خلائق سے ایک میل کی بلندی پر ہوگا، تو لوگ اپنے اعمال کے اعتبار سے پسینوں میں غرق ہوں گے۔ کچھ ایسے ہوں گے جو اپنی پنڈلیوں کے برابر پسینہ میں ڈوبے ہوں گے۔ اور کچھ اپنے گھٹنوں تک اور کچھ ایسے ہوں گے جو اپنی کوکھ اور کمر تک اور بعض ایسے بھی ہوں گے جو اپنے منہ میں پسینہ سے لگام دیئے گئے ہوں گے یعنی پسینہ ان کے منہ کے برابر ہوگا۔

اور بعض ایسے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت سے اپنے سایہ میں جگہ دے رکھا ہوگا، جس دن کہ اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

اس دن اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے فرمائے گا: اے آدم! تو آدم علیہ السلام جواب دیں گے: ﴿ **لَبَّیکَ وَسَعدَیکَ وَالخَیرُ کُلُّهُ فِی یَدَیکَ** ﴾ (اے اللہ! میں تیری خدمت میں بار بار حاضر ہوں اور ساری کی ساری خیر تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے)۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم! اپنی ذریت میں سے جہنمی جماعت کو باہر نکالو، تو آدم علیہ السلام کہیں گے: کون سی جہنمی جماعت؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے (۹۹۹)، یہ سن کر اس وقت بچہ بوڑھا ہو جائے گا۔ یعنی شدت غم سے بچہ بوڑھا نظر آئے گا۔

اور اس دن پل کو جہنم کی پیٹھ پر رکھا جائے گا، جو بال سے کہیں زیادہ باریک اور تلوار سے کہیں زیادہ دھار والا ہوگا، اور امانت وصلہ رحمی کو بھیجا جائے گا جو پل کی دونوں جانب دائیں و بائیں کھڑے ہو جائیں گے۔ پس لوگ اپنے اعمال کے بقدر اس پل پر سے گزریں گے، لوگوں کے اعمال انہیں لیکر دوڑیں گے، چنانچہ کچھ تو ایسے ہوں گے جو پلک جھپکنے کی مانند گزریں گے، اور کچھ بجلی کی مانند گزریں گے اور کچھ ایسے ہوں گے جو سرین اور زانو کے بل آہستہ آہستہ گھسٹ گھسٹ کر گزریں گے، اور کچھ ایسے ہوں گے جو اس سے بھی بری حالت میں

گزریں گے۔

اورتم سب کا نبی محمدﷺ پل پر کھڑے ہوکر دعا کر رہے ہونگے: اے اللہ! سلامتی عطا فرما! اے اللہ! سلامتی عطا فرما!

اور جہنم کے دونوں کنارے لٹکتے ہوئے خاردار آنکس ہوں گے جو ہر اس شخص کو پکڑ لے گا جسے پکڑنے کا اسے حکم دیا گیا ہوگا۔ چنانچہ جسے خراش آئی تو وہ نجات پا جائے گا مگر جس کو آنکس چمٹ کر پکڑ لے وہ جہنم میں گرے گا۔

اس دن لوگ دو فریقوں میں بٹ جائیں گے، ایک فریق جنت میں اور دوسرا فریق جہنم میں جائے گا۔ ارشاد الٰہی ہے: ﴿**يَومَ تَقُومُ السَّاعةُ يَومَئِذٍ يَتَفرَّقُونَ، فَأمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُم فِي رَوضَةٍ يُحبَرُونَ، وَأمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الآخِرَةِ فَأولٰئِكَ فِي العَذَابِ مُحضَرُونَ**﴾ (الروم:۱۴تا۱۶)

''جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن جماعتیں الگ الگ ہوجائیں گی، جو ایمان لاکر نیک اعمال کرتے رہے وہ تو جنت میں خوش وخرم کردیئے جائیں گے اور جنہوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھوٹا ٹھہرایا تھا وہ سب عذاب میں پکڑ کر حاضر رکھے جائیں گے''۔

پس اے اللہ کے بندو! ڈرنے کی طرح اللہ سے ڈرو اور اس دن کے لئے اس کا توشہ ابھی سے تیار کرلو، کیونکہ تم سب کا وہاں اکٹھا ہونا برحق ہے اور تم سب سے اس دن کا وعدہ کیا گیا ہے جو بہت سچا وعدہ ہے۔

اور وہ دن ایک عظیم دن اور شدید ترین اور ہولناک دن ہونے کے باوجود مومنوں اور متقیوں پر بہت آسان دن ہوگا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿**وَكَانَ يَوماً عَلَىٰ**

الْكَافِرِينَ عَسِيراً﴾ (الفرقان:٢٦) ''اور یہ دن کافروں پر بڑا بھاری ہوگا''۔

پس اے لوگو! اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ، اور خوب اچھی طرح جان لو کہ بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی راز سربستہ سے بخوبی واقف ہے، اس لئے اس سے خوف کھاؤ۔

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کا علم رکھنے والے! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں اس بات کے ساتھ کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک تو ہی اللہ ہے، نہیں ہے کوئی حقیقی معبود مگر صرف تو، تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، جس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ ہی وہ کسی سے جنا گیا اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے، اے جلال واکرام والی ذات! اے حیی اے قیوم! اس دن کی ہولناکیوں کو ہم سے ہلکا کردے اور اس دن میں ہمیں نیک بختوں میں سے بنا اور صالح لوگوں کے ساتھ ہمیں ملادے، اے تمام جہانوں کے رب!

محتاج دعا: آپ کا بھائی

مشتاق احمد کریمی

داعی ومترجم: مکتب دعوت وتوعیۃ الجالیات

ربوہ۔ ریاض